خیارشرعی کا تصور اور مروج خیارات کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

عمران اللہ خٹک (کرک)

خیارشرعی اور مقاصد شرعیہ

مقاصد شرعیہ بنیادی طور پر پانچ ہیں(۱)حفظ دین(۲)حفظ جان(۳)حفظ عقل(۴)حفظ نسل(۵)حفظ مال[۱] ان میں سے ہرایک مقصد کی اپنی جگہ پر اہمیت ہے جن کو پورا کرنے کے لئے شریعت نے مختلف طور طریقوں سے رہنمائی کی ہے۔

ان میں سے حفظ مال ایک اہم مقصد ہے،اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے جہاں اور ضابطے دیے ہیں وہاں ''خیارشرعی،،کوبھی بہت اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ اس کے استعمال میں لانے سے بسااوقات کوئی بھی بندہ اپنے مالی نقصان میں واقع ہونے سے بچ سکتا ہے جیسا کہ اس کو پہلے بیان کیا گیا کہ اس کی بناپر کوئی خریدار معیوب چیز کولاعلمی میں خریدنے پر واپس کرسکتا ہے،کوئی غیر ماہر آدمی کسی چیز کو خریدتے ہوئے یا بیچتے ہوئے (کسی دوسرے ماہر آدمی سے اسی چیز کے بارے میں مشورہ کرنے کے لئے) کسی خاص مدت تک کے لئے اسی چیز کے بارے میں عقد کے باد جود اپنے فیصلے کوموقوف کرسکتا ہے اور اسی طرح کی دیگر صورتوں میں بھی کئی قسم کے نقصانات سے بچ سکتا ہے۔[۲]

خلاصہ یہ ہے کہ خیار کبھی جلب منفعت (خریدی جانی والی چیز کے بارے میں مشورہ کرنے اور اس کی کسی ماہر کے ذریعے جانچنے اور پرکھنے) کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی دفع مضرت (خریدنے یا بیچنے میں دھوکے سے بچنے یا معیوب چیز کے عقد کرنے کی وجہ سے اسی چیز کے ذمہ پرلازم ہونے سے بچنے) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ایسے مواقع پر ایسے احکامات کا صدور انسانی ضروریات کو دین کے دائرے میں پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے تاکہ شریعت کے مقاصد احسن طریقے سے پورے ہوں۔

☆وزع الاعمال ولا تجمعها فيي وقت واحد بل اجعلها في فترات وبينها اوقات للراحة ليكون عطاؤك جيدا.☆

خیار کی تقسیمات

خیار کی مختلف اعتبار سے تین بڑی تقسیمات ہیں جن میں سے ہر ایک کے اعتبار سے پھر اس کی کئی اقسام بنتی ہیں، ان تقسیمات کی تفصیل یوں ہے:

تقسیم اول: خیار کی اپنی ذات کے اعتبار سے تقسیم:

اس حیثیت سے خیار کی دو بڑی قسمیں ہیں:

(۱) حکمی (۲) ارادی

حکمی خیار سے مراد وہ خیار ہے جو فقط شارع کے امر سے ثابت ہوتا ہے، پس یہ شرعی سبب کی موجودگی اور مطلوبہ شرائط کے ثبوت سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ صرف اور صرف اس سبب کے پائے جانے سے مل جاتے ہیں جس کے ساتھ اس کا وجود قائم ہوتا ہے۔ اس کی مثال خیار عیب ہے جو کسی خریدی ہوئی چیز میں عیب پائے جانے کی وجہ سے مشتری کو حاصل ہوتا ہے۔ جہاں تک ارادی خیارات کا تعلق ہے تو وہ صاحب معاملہ کے اپنے ارادے ہی سے وجود میں آتے ہیں، اس کی تین بڑی اقسام خیار شرط، خیار نقد اور خیار تعیین ہیں جب کہ ان کے علاوہ تقریباً باقی سارے خیارات حکمی خیارات ہیں کیونکہ وہ شارع کی طرف سے عاقد کو اس کی مصلحت کی خاطر دیے جاتے ہیں۔

دوسری تقسیم: مقصد کے اعتبار سے خیار کی تقسیم

یہ تقسیم خیار کے مقصد کے اعتبار سے ہے کیوں کہ اس کی بنیاد پر یا تو عاقد کو سوچ بچار کا موقع دینا ہوتا ہے یعنی اس میں اس کو فائدہ پہنچانا مطلوب ہوتا ہے، اور یا اس خیار سے مقصود عاقد کے واقع شدہ نقصان کی تلافی کرنا ہوتی ہے یعنی اس کو ضرر سے بچانا ہوتا ہے۔

مقصد کے اعتبار سے خیار کی دو بڑی قسمیں ہیں:

(۱) خیار تروی (۲) خیار نقیصہ

خیار تروی وہ ہے جو کسی وصف کے زائل ہونے (غیر موجودگی) پر موقوف نہ ہو بلکہ اس کے بغیر بھی عاقدین اس قسم کے خیار کو استعمال کر سکتے ہیں، اس کے دو اسباب ہیں: ایک مجلس اور دوسرا شرط یعنی یہ خیار کبھی مجلس عقد کے دورانیے میں استعمال ہوتا جب کہ کبھی مشروط کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔[۲]

اور خیار نقیصہ وہ ہے جو درج ذیل تین امور میں سے کسی ایک کے پائے کی صورت میں

☆من اعظم ابواب السعادة دعاء الوالدین فاغتنمه ببرهما لیکون لك دعاؤهم حصنا حصینا من كل مكروه.☆

وجود میں آتا ہے (۱) شریعت کے لازم کرنے سے (۲) عرف کی وجہ سے (۳) عملی کمی وزیادتی کی صورت میں[۳۳]

تیسری قسم: موضوع کے اعتبار سے

اس تقسیم کے اعتبار سے خیار کی نو بڑی قسمیں ہیں جن میں ہر ایک قسم کی اپنے ذیلی اقسام ہیں جنہیں آنے والے فقروں میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے:

خیار کی موضوع کے اعتبار سے نو بڑی قسمیں ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ خیارات التروی (سوچ و بچار کے لئے لئے جانے والے خیارات)

۲۔ خیارات نقیصہ (نقصان کا ازالہ کرنے والے خیارات)

۳۔ خیارات الجھالۃ (جہالت دور کرنے کے لئے استعمال کیے جانے والے خیارات)

۴۔ خیارات التغریر (غرر کا ازلہ کرنے والے خیارات)

۵۔ خیارات الغبن (دھوکے کا ازالہ کرنے والے خیارات)

۶۔ خیارات الامانۃ (خیارات امانت)

۷۔ خیارات الخلف (پسند کے برعکس چیز کی صورت میں ملنے والے خیارات)

۸۔ خیارات اختلال التنفیذ (عقد کے نافذ ہونے میں خلل پڑنے کی صورت میں ملنے والے خیارات)

۹۔ خیارات امتناع التسلیم (معقود علیہ کی حوالگی مشکل ہونے کی وجہ سے ملنے والے خیارات)

پھر ان اقسام کی اپنی الگ الگ قسمیں ہیں جن کو اب ہر ایک کے ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

۱۔ خیارات التشھی / خیارات التروی (سوچ و بچار والے خیارات):[۳۴]

اس کی قسم کی خیارات سے وہ مراد ہیں جن کی بنا پر عاقد کو اپنے فائدے کا فیصلہ کرنے میں سوچ و بچار کا موقع مل جاتا ہے یا وہ خیارات جو عاقد کے اپنی پسند اور خواہش پر مبنی ہوں اور ایسے خیارات چار ہیں:

☆ خیار مجلس (وہ خیار جو عاقد کو مجلس کے اختتام سے پہلے تک حاصل ہوتا ہے)

☆ خیار رجوع یعنی وہ خیار جس کی بنیاد پر عاقد کو اپنے عقد سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔

☆ خیار قبول: وہ ہے جس کی صورت عاقد کو معقود علیہ کے قبول کرنے اور رد کرنے کی اجازت ہو۔

☆ خیار شرط یعنی جس کی بناپر عاقد کو کسی خاص مدت تک فیصلہ موقوف رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔٥

٢۔خیارات نقیصہ (نقصان کا ازالہ کرنے والے خیارات)٦

یہ وہ خیارات ہیں جن کو استعمال کر کے عاقد کو اس عقد کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے ازالے کا حق حاصل ہوتا ہے اور یہ کل چار ہیں:

☆ خیار عیب: یہ کسی معقود علیہ میں عیب ظاہر ہونے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار استحقاق: کسی معقود علیہ میں کسی اور بندے کا حق ظاہر ہونے کی صورت میں مشتری کو حاصل ہونے والے اس خیار کو خیار استحقاق کہتے ہیں۔

☆ خیار تفرق صفقہ: یہ وہ خیار ہے جو عاقد کو مبیع کے تفرق کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار ھلاک الجزئی: یہ وہ خیار ہے جو مشتری کو معقود علیہ کی حوالگی سے پہلے جزوی ہلاکت پر حاصل ہوتا ہے۔٧

٣۔خیارات الجھالۃ (جہالت دور کرنے کے لئے استعمال کیے جانے والے خیارات)

☆ خیار رؤیت: وہ خیار جو عاقد کو مبیع نہ دیکھنے کی بناپر حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار کمیت اس خیار کو کہتے ہیں کہ جو مبیع کے مقررہ مقدار کی کمی یا زیادتی کے بارے میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار کشف الحال اس کو کہتے ہیں جو عاقد کو مبیع کی حقیقت معلوم ہونے تک حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار تعیین اس خیار کو کہتے ہیں جس میں معقود علیہ کی تعیین کی جاسکتی ہو۔٨

٤۔خیارات التغریر (غرر کا ازالہ کرنے والے خیارات)

یہ وہ خیارات ہیں جو غرر کا ازالہ کرنے کے لئے استعمال کیے جاسکتے ہیں اور یہ تین ہیں:

☆ خیار تدلیس: یہ وہ خیار ہے جو عاقد کو دوسری جانب سے حقیقت کے خلاف مبیع ملنے پر حاصل ہوتا ہے، یہ تدلیس کی ہر دو صورتوں (فعلی اور قولی) دونوں میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار نجش اس خیار کو کہتے ہیں جو مبیع میں ملاوٹ کرنے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔٩

☆ خیار تلقی رکبان اس خیار کو کہتے ہیں جو عاقد کو مارکیٹ ریٹ سے بے خبری کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

☆انظر الی من ھو دونك فی الجسم والصورة والمال والبیت والوظیفة والذریة لتعلم انك فوق الوف الناس.☆

خیارات الغبن (دھوکے کا ازالہ کرنے والے خیارات)

☆ یہ وہ خیارات ہیں جو عقد میں واقع دھوکے کا ازالہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:

☆ خیار مسترسل: مسترسل اس مشتری کو کہتے ہیں جس کو چیزوں کے مارکیٹ ریٹس کا علم نہیں ہوتا اور وہ مارکیٹ کے معاملات میں ناتجربہ کار ہو۔ مسترسل کو کوئی مبیع مارکیٹ ریٹ سے زیادہ پر ملنے کی صورت میں اس کو اسی چیز کے واپس کرنے کا اختیار ہے۔[١٠]

☆ خیار غبن قاصر اور اس کا شبیہ:[١١] اسی نام سے یہ خیار حنفیہ کے ہاں مشروع ہے، اس سے مراد وہ غبن ہے جو تغریر یعنی دھوکے پر مشتمل ہو

٥۔ خیارات الامانۃ (خیارات امانت)

یہ ان خیارات کو کہا جاتا ہے جو امانت داری کے پہلو کا بچاؤ کرتے ہیں یعنی اگر کہیں کسی عاقد کے ساتھ بد دیانتی ہو جائے تو وہ ان خیارات کا استعمال کر کے اس کی تلافی کر سکتا ہے اور یہ کل چار ہیں:

☆ خیار المرابحہ: یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو عقد مرابحہ میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار التولیہ اس خیار کو کہتے ہیں جو عقد تولیہ میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار التشریک اس خیار کو کہتے ہیں جو عقد شرکت میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار مواضعہ اس خیار کو کہتے ہیں جو بیع وضعیہ میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔[١٢]

٦۔ خیارات الخلف (پسند کے برعکس چیز کی صورت میں ملنے والے خیارات)

وہ خیارات جو معقود علیہ کے مطلوبہ شرط، وصف اور مقدار سے مختلف ہونے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتے ہیں ان کو "خیارات الخلف" کہا جاتا ہے اور یہ تین ہیں:

☆ خیار فوات الوصف المرغوب: یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو عاقد کو معقود علیہ میں مطلوبہ وصف موجود نہ ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیار فوات الشرط: یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو عاقد کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب معقود علیہ میں مطلوبہ شرط کا فقدان ہو۔

☆ خیار اختلاف المقدار: یہ اس خیار کا نام ہے جو معقود علیہ کا مقدار عقد کے مقررہ مقدار سے مختلف

☆ تیقن ان کل من تعاملهم من اخ وابن وذوجة وقريب وصديق، لا يخلو من عيب فوطن نفسك على تقبل الجميع . ☆

ہونے کے وقت کو عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔ ۱۳

۷۔خیارات اختلال التنفیذ (عقد کے نافذ ہونے میں خلل پڑنے کی صورت میں ملنے والے خیارات)

وہ خیار جو عقد کے نافذ ہونے میں کسی مخل کی وجہ عاقد کو حاصل ہوتا ہے اس کو "خیارات اختلال التنفیذ،، کہتے ہیں اور یہ صرف ایک ہے:

☆ خیارالتاخیر: یہ وہ خیار ہے جو عاقد کو عقد کے نفوذ میں تاخیر کے باعث حاصل ہوتا ہے۔ ۱۴

۸۔خیارات امتناع التسلیم (معقود علیہ کی حوالگی مشکل ہونے کی وجہ سے ملنے والے خیارات)

وہ خیارات جو معقود علیہ کی حوالگی متعذر یا مشکل ہونے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتے ہیں ان کو "خیارات امتناع التسلیم،، کہا جاتا ہے اور یہ چار ہیں:

☆ خیارالنقد: ایسی بیع جس میں ثمن تین دن کی مدت تک کے لئے مؤخر ہو یعنی عاقدین کے درمیان ایسی بیع ہوگئی کہ مشتری مقررہ ثمن تین دنوں کے اندر بائع کو حوالہ کریگا، ۱۵ اس صورت میں جب مشتری وہ ثمن بائع کو اسی مدت کے اندر نہ پہنچائے تب وہ بیع خود بخود فسخ ہوتی ہے۔

☆ خیارتعذرالتسلیم: یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو مبیع یا ثمن کی حوالگی متعذر ہونے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

☆ خیارتسارع الفساد: یہ اس خیار کا نام ہے جو مبیع میں حوالگی سے پہلے فساد یا نقصان آجانے کی وجہ سے عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

خیارالتفلیس: یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو مشتری کا ثمن کی ادائیگی سے پہلے مفلس ہو جانے کی وجہ سے عاقد کو حاصل ہو جاتا ہے۔ ۱۶

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار کی تین بڑی تقسیمات ہیں جن میں سے ایک تقسیم خیار کے ذات/فطرت کے اعتبار سے، دوسری اس کے مقصود کے اعتبار سے اور تیسری اس کے موضوع کے اعتبار سے ہے، ان میں سے ہر ایک کی کئی اقسام ہیں جو کل ملا کر تقریباً تیس بنتی ہیں۔

☆الزم الموهبة النبي اعطيتها والعلم الذي ترتاع له والرزق الذي فتح لك والعمل الذي يناسبك. ☆

خیار کی اقسام

خیار دو یا زیادہ امور میں سے کسی کے منتخب کرنے یا چننے کو کہا جاتا ہے، جب فقہاء کے ہاں عقد کی فسخ کرنے یا برقرار رکھنے کی حق کو خیار یا اختیار کہا جاتا ہے، اس خیار کی مختلف تقسیمات کے اعتبار سے ۳۰ قسمیں بنتی ہیں، ان کا اجمالی تعارف یہاں اس فصل میں پیش کیا جارہا ہے:

۱۔ خیار استحقاق:

کسی معقود علیہ میں کسی اور بندے کا اسی مبیع میں جزوی یا کلی حق ظاہر ہونے کی صورت میں مشتری کو حاصل ہونے والے اس خیار کو خیار استحقاق کہتے ہیں، اس کی تفصیل احناف کے یوں ہے:

اگر کسی کا حق اس مبیع کو قبضہ میں لینے سے پہلے ظاہر ہوا تو مشتری کو اس پورے مبیع کے لینے اور نہ لینے، دونوں صورتوں میں سے کسی بھی ایک کے اختیار کرنے کی اجازت ہے۔

☆ اگر استحقاق قبضہ کرنے کے بعد ظاہر ہوا تو اس صورت میں مبیع کی نوعیت کو دیکھا جائیگا کہ وہ ذوات القیم میں سے ہے یا ذوات الامثال میں سے، اگر ذوات القیم میں سے ہو تو مشتری کو اس میں اختیار ہے لیکن اگر وہ چیز ذوات الامثال (کیلی یا وزنی) میں سے ہو تو پھر اس کو واپس کرنے کا اختیار حاصل نہیں (کیوں کہ اس صورت میں بائع کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ صاحب حق کو اس کا حصہ کہیں اور سے لے کر دے سکتا ہے)۔

☆ اگر کسی کا جزوی حق مشتری کے قبضہ کرنے سے پہلے معلوم ہوجائے تو اس صورت میں اسی جزء کے بقدر حصے میں یہ عقد باطل متصور ہوگا اور بقیہ حصے میں مشتری کو اسی کے بقدر قیمت سے لینے میں خیار ہوگا۔

☆ اگر کسی کا جزوی حق مشتری کے قبضہ کرنے کے بعد معلوم ہوجائے تو اس صورت میں بھی اسی جزء کے بقدر حصے میں عقد باطل ہوگا اور باقی حصے کے خریدنے اور چھوڑنے میں اس کو تب اختیار ہوگا اگر جزوی مبیع میں اس کو نقصان ہو، اگر جزوی مبیع میں اس کا نقصان نہ ہو مثلا وہ چیز مثلیات کے قبیل میں سے ہو تب مشتری کو بقیہ حصے کے نہ لینے کا اختیار حاصل نہیں۔ ے!

۲۔ خیار رجوع:

وہ خیار جس کی بنیاد پر عاقد کو اپنے عقد سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو، اور یہ چیز عقد اقالہ میں

عاقدین کی باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۱۸ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایجاب وقبول ہوجانے کے عاقدین میں سے کوئی ایک کسی وجہ سے اس عقد کو فسخ کرنا چاہیے اور دوسرا فریق رضامند ہوجائے تو اس کو خیار رجوع کہتے ہیں،اس صورت میں بائع کا مشتری سے یا مشتری کا بائع سے کسی بھی قسم کی منفعت کا مطالبہ کرنا ناجائز ہے،نیز اسی طرح کا فسخ بیع یا اقالہ کرنا واجب نہیں البتہ اس کا بہت ثواب ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

"من اقال مسلمااقاله الله عشرته،،۱۹

ترجمہ:جس نے کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کیا،اللہ تعالی اس کے گناہ فرمائیں گے۔

اقالہ کے معاملے میں دونوں فریق اپنی اصل کی طرف بغیر کسی نفع ونقصان کے لوٹ جاتے ہیں یعنی مشتری کا اس کا ثمن کسی کمی کے بغیر مل جاتا ہے اور بائع کو اس کی مبیع (چیز) کسی کمی بیشی کے بغیر مل جاتی ہے۔

۳۔خیار قبول:

وہ ہے جس کی صورت میں عاقد کو معقود علیہ کے قبول کرنے اور رد کرنے کی اجازت ہو،اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب عاقدین میں سے کسی ایک کی طرف سے ایجاب ہوجائے تو دوسرے عاقد کو اختیار حاصل ہوتا ہے چاہے وہ اس کی آفر کو قبول کرے یا رد کرے ،اسی امر کو خیار قبول کہتے ہیں جو اس کو اسی مجلس کی اختتام تک حاصل ہوتا ہے۔

مالکیہ کے ہاں یہ خیار تب حاصل ہوتا ہے جب کہ ایجاب کرنے والا عاقد مضارع کا صیغہ استعمال کرے،لیکن اگر اس نے آفر دیتے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کیا تب اس کو دوسرے فریق کے قبول کرنے سے پہلے بھی اپنی بات فسخ کرنے کا خیار نہیں۔۲۰

احناف اس کو خیار قبول کہتے ہیں جب کہ شوافع اور حنابلہ اس کو خیار مجلس کہتے ہیں اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

"عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال:اذا تبايع الرجلان فكل واحدمنهمابالخيار مالم يتفرقا،،۲۱

ترجمہ:آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دو آدمی عقد بیع کرلیں تو جب تک جدا نہ ہوں اس وقت تک

دونوں کو خیار حاصل ہے۔

۴۔خیار کمیت:

اس خیار کو کہتے ہیں کہ جو ثمن کی اٹکل مقدار کو باقاعدہ طور پر معلوم کرنے کے بعد بائع کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ اسی پر وہ مبیع اس مشتری کو دے یا نہ دے ،اس کو صورت یہ ہے مثلاً کوئی بندہ کسی چیز کا عقد اس طرح کرے کہ یہ چیز میں ان پیسوں یا (کسی اور چیز) کے بدلے کے خریدتا ہوں جو اس تھیلے یا میرے ہاتھ میں ہے،تب اسی تھیلے یا ہاتھ والی رقم کی مقدار معلوم ہونے کے بعد بائع کو اختیار ہے کہ وہ اتنی مقدار پہ وہ چیز یا نہ دے،اس کو کمیت یا مقدار کا خیار کہتے ہیں ،یہ خیار رؤیت اس لئے نہیں ہے کہ خیار رؤیت نقود میں نہیں ہوتی اور یہ نقود میں ہے۔[۲۲]

۵۔خیار کشف الحال:

یہ وہ خیار ہے جس میں عاقد کو مبیع کسی ایسے وزن یا کیل کے ذریعے بیچی جائے جس کی اپنی مقدار معلوم نہ ہو (اور عام رائج اوزان وغیرہ سے مختلف ہو) تو اس صورت میں مشتری کو اختیار ہے کہ اگر وہ اسی پیمانے سے اس کو لے تب بھی ٹھیک ہے اگر نہ لے ،اس کا بھی اس کو اختیار ہے،جیسے وہ کسی خاص پتھر کے وزن سے سونے کو خرید لے یا کسی خاص صاع سے گندم خرید لے،تو ان جیسی دونوں صورتوں میں اس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ (مشتری) چاہے تو اس عقد کو برقرار رکھے،اگر چاہے تو فسخ کرلے۔[۲۳]

۶۔خیار مسترسل:

مسترسل اس مشتری کو کہتے ہیں جس کو چیزوں کے مارکیٹ ریٹس کا علم نہیں ہوتا اور وہ مارکیٹ کے معاملات میں ناتجربہ کار ہو،مسترسل کو کوئی مبیع مارکیٹ ریٹ سے زیادہ پر ملنے کی صورت میں اس کو اسی چیز کے واپس کرنے کا اختیار ہے یا نہیں ،اس حوالے سے فقہاء کرام کا اختلاف ہے:

مالکیہ اور حنابلہ کے ہاں عرف کے رواج سے زیادہ نقصان کی صورت میں مسترسل کو خیار ہے[۲۴] کہ وہ اسی چیز کو اتنی ہی قیمت پر رکھے یا عقد فسخ کرے کیوں کہ حدیث میں ہے:

"غبن المسترسل حرام"[۲۵]

ترجمہ:مسترسل (مارکیٹ سے ناواقف) کو دھوکہ دینا حرام ہے۔

شوافع کے ہاں اور احناف کے ظاہر الروایۃ کے مطابق مسترسل کو عدم واقفیت کی بنیاد پر کم قیمت چیز زیادہ قیمت پر خریدنے کی صورت میں واپس کرنے کا کوئی اختیار نہیں ۲٦ اس لئے کہ مبیع صحیح وسالم ہے اس میں بائع کی طرف سے کوئی عیب نہیں پایا گیا، البتہ مشتری سوچ وبچار سے کام نہیں لیا اس لئے اس کو واپس کرنے کا اختیار نہیں۔

احناف کی ایک اور روایت کے مطابق مشتری کو اس صورت میں مبیع واپس کرنے کا اختیار ہے جب قیمت میں غرر کثیر ہو، اس لئے کہ ایسا کرنے میں عوام کے ساتھ سہولت والا پہلو ہے۔

۷۔خیار تفرق صفقہ:

یہ وہ خیار ہے جو عاقد کو مبیع کے تفرق کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے یعنی جس چیز کا عقد ہوا ہے وہ کسی وجہ سے تقسیم ہو جائے تو اس صورت میں مشتری کو اس بات کا خیار حاصل ہے کہ اس عقد کو فسخ کر کے پورا ثمن واپس لے یا جزوی معقود علیہ لے کر اسی کے بقدر قیمت ادا کرلے ۲۷ فقہاء اربعہ میں سے تقریباً ہر ایک کے ہاں اس کی متعدد صورتیں ہیں جن کی تفصیلات ان کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۸۔خیار تعیین:

اس خیار کو کہتے ہیں جس میں معقود علیہ کی تعیین کو کسی خاص مدت تک کے لئے مؤخر کرنے پر اس کے متعین کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اور یہ خیار عاقدین میں سے کوئی بھی اپنے لئے رکھ سکتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی دو ایک جیسی قیمت کے کپڑوں میں سے بغیر کسی تعیین کے ایک کپڑے کو خرید لے اور ان دو میں سے کوئی ایک متعین کرنے کے لئے تین دن تک کا خیار لے اور پھر اسی عرصے کے دوران انہی میں کسی کی تعیین کرلے، ایسی صورت میں بائع یہ نہیں کرسکتا کہ وہ ان دو کپڑوں میں سے کسی ایک کو اس کی رضامندی کے بغیر اس پر لازم کردے جب مشتری ایسی صورت میں کسی بھی ایک کو متعینہ مدت کے دوران طے شدہ قیمت پر لے سکتا ہے۔

احناف کے ہاں لوگوں کے احتیاج کی وجہ سے یہ خیار جائز ہے ۲۸ جبکہ شوافع اور حنابلہ کے ہاں جہالت کی بنیاد پر یہ خیار جائز نہیں ہے۔

۹۔خیار مجلس:

یہ وہ خیار جو عاقد کو مجلس کے اختتام سے پہلے تک حاصل ہوتا ہے، اس خیار کی صورت میں عاقدین

میں سے ہر ایک کو مجلس عقد میں رہ کر اسی عقد کو فسخ کرنے یا برقرار رکھنے، دونوں صورتوں میں سے کسی بھی صورت کو منتخب کرنے کا اختیار ہوتا ہے، لیکن جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو پھر کسی کو بھی فسخ کا اختیار باقی نہیں رہتا۔

یہ خیار عقد بیع، صلح، اجارۃ، بیع سلم اور ناپی تولی جانی والی چیزوں کی بیع میں عاقدین کو مجلس کے اختتام سے پہلے تک حاصل ہوتا ہے جب کہ اس کی علاوہ کی عقود یعنی مساقاۃ، مزارعت، حوالہ، اقالہ، شفعہ، جعالہ، شرکت، مضاربت، ہبہ، ودیعت، موت سے پہلے وصیت، نکاح، وقف، خلع، بری کرنے، مال کے بدلے آزادی، رہن، ضمانت اور کفالت میں یہ خیار ثابت نہیں ہوتا۔ ٢٩

عطیۂ اعضاء اور اعضاء کی پیوندکاری سے متعلق سیمینار

میں پیش کئے گئے خطبات

مجموعۂ خطبات

سیمینار منعقدہ 8 اپریل 2015ء

شیخ زاید اسلامک سینٹر

جامعہ کراچی

بتعاون

سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن

۱۰۔خیاراجازۃ عقدالفضول:

یہ وہ خیار ہے کہ جو مالک کو اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی غیر متعلقہ آدمی اس کی چیز کو اس کے اجازت کے بغیر بیچ دے۔

اس صورت میں عقد بیع احناف اور مالکیہ کے ہاں موقوف ہوتا ہے جو مالک کی اجازت دینے یا ردکرنے پر موقوف ہوتا ہے،یعنی اجازت دینے پر صحیح ہوجاتا ہے اوراس کے ردکرنے پر باطل ہوجاتا ہے۔۳۰

۱۱۔خیار ہلاک الجزئی:

یہ وہ خیار ہے جو مشتری کو معقود علیہ یا ثمن کی حوالگی سے پہلے جزوی ہلاکت پر حاصل ہوتا ہے۳۱،اس خیار میں اس حوالے سے مذاہب اربعہ کے اندر اپنی تفصیل ہے کہ یہ خیار صرف ہلاک یا استھلاک ہر دوصورتوں میں حاصل ہوتا ہے یا کسی ایک صورت میں،یا کسی بھی صورت میں نہیں،بائع کی بذات خود ہلاک کرنے سے حاصل ہوتا ہے یا اجنبی کے ہلاک کرنے سے حاصل ہوتا ہے،اس حوالے سے ائمہ اربعہ کی اپنی اپنی مختلف آراء ہیں جن کی تفصیلات فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے،البتہ اتنی بات طے ہے کہ یہ خیار مبیع کی جزوی یا کلی ہلاکت کی صورت میں ہے،جب کہ ثمن کی ہلاکت کی صورت میں یہ ہے کہ اس میں کسی کو فسخ کرنے کا اس وجہ سے خیار نہیں ہے کہ اس کا بدل دیا جاسکتا ہے۔۳۲

۱۲۔خیار تدلیس:

یہ وہ خیار ہے جو عاقد کو بائع کی جانب سے حقیقت کے خلاف مبیع ملنے پر حاصل ہوتا ہے،یہ تدلیس کی ہر دوصورتوں (فعلی اور قولی) دونوں میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے،تدلیس اور غبن تعلق یہ ہے کہ تدلیس کبھی کبھار غبن کا سبب بنتا ہے۔۳۳

۱۳۔خیار نجش:

نجش یہ ہے کہ کسی چیز کی خریداری کا ارادہ کئے بغیر اس کی قیمت اس نیت سے زیادہ بتائی جائے کہ کوئی دوسرا بندہ اس کو زیادہ قیمت پر خرید لے،یا اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کی ایسی مدح آرائی کی جائے جو واقعتاً اس چیز میں موجود نہ ہو صرف اس مقصد کے لئے کہ کوئی اس کو زیادہ قیمت دے کر خرید لے۳۴،ایسا کرنے والے کو ناجش کہتے ہیں،جس کا لغوی معنی چھپانے کے ہے،شریعت کی

رو سے ایسا کرنا منع ہے کیوں کہ حدیث میں ہے:

"فی حدیث ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن النجش،،[۳۵]

ترجمہ: عبداللہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا ہے۔

نجش پر مشتمل بیع کے حکم کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، جمہور کے یہ حرام ہے جب کہ احناف کے یہ مکروہ تحریمی ہے، البتہ اتنی بات طے ہے کہ اگر مشتری کو پہلے سے پتہ نہ ہوتو ناتجربہ کاری کی بنیاد پر نجش کی وجہ سے اس کو خیار حاصل ہے، لیکن چونکہ اس کی متعدد صورتیں ہیں اس لئے ان کے حکم کے بارے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے۔...................... (جاری ہے)

حواشی

١-احمد الریسونی نظریۃ المقاصد عند الامام الشاطبی ج١ص٣٦ الدار العالمیۃ للکتاب الاسلامی

٢-الرافعی عبدالکریم بن محمد الرافعی القزوینی (المتوفی :٦٢٣ھ) فتح العزیز بشرح الوجیز: الشرح الکبیر ج٨ص٢٩٢ دار الفکر بیروت-

٣-الف-فتح العزیز بشرح الوجیز: الشرح الکبیر ج٨ص٣٢٥ (ب) کمال الدین محمد بن موسی بن عیسی بن علی الدمیری ابو البقاء الشافعی (المتوفی:٨٠٨ھ) النجم الوهاج فی شرح المنهاج ج٤ص١١٠ دار المنهاج-جدة-

٤-النجم الوهاج فی شرح المنهاج ج٤ص١١٠-

٥-الموسوعة الفقهیة الکویتیة ج٢٠ص٤٢-

٦-النجم الوهاج فی شرح المنهاج ج٤ص١١٠-

٧-الموسوعة الفقهیة الکویتیة ج٢٠ص٤٣-

٨-ایضا ج٢٠ص٤٣-

٩-الموسوعة الفقهیة الکویتیة ج٢٠ص٤٤-

١٠-الکلوذانی ابو الخطاب محفوظ بن احمد بن الحسن (٤٣٢-٥١٠ھ) الهدایة علی مذهب الامام احمد ج١ص٢٣٣ مؤسسة غراس للنشر والتوزیع-

١١-الموسوعة الفقهیة الکویتیة ج٢٠ص٤٤-

☆اخرج الی الفضاء وطالع الحدائق الغناء وتفرج فی خلق الباری وابداع الخالق.☆

۱۲-ایضا،ج۲۰،ص۴۵-

۱۳-الموسوعة الفقہیة الکویتیة،ج۲۰،ص۴۵-

۱۴-ایضا،ج۲۰،ص۴۶-

۱۵-ابن نجیم،سراج الدین عمر بن ابراھیم بن نجیم الحنفی (ت۱۰۰۵ھ)،النہر الفائق شرح کنز الدقائق،ج۳،ص۳۶۷،دار الکتب العلمیة-

۱۶-الموسوعة الفقہیة الکویتیة،ج۲۰،ص۴۶-

۱۷-الفقہ الاسلامی وادلتہ،ج۵،ص۲۵۳۳-

۱۸-الشیخ علیش،محمد بن احمد بن محمد علیش،ابو عبداللہ المالکی (المتوفی:۱۲۹۹ھ)،منح الجلیل شرح مختصر خلیل،ج۵،ص۲۵۶،دار الفکر-بیروت-

۱۹-البیہقی،احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخسروجردی الخراسانی،ابوبکر البیہقی (المتوفی:۴۵۷ھ)،السنن الکبری،ج۶،ص۴۴،دار الکتب العلمیة،بیروت-لبنات-

۲۰-الموسوعة الفقہیة الکویتیة،ج۳۲،ص۳۰۹-

۲۱-ابن بطال،ابن بطال ابو الحسن علی بن خلف بن عبدالملک (المتوفی:۴۴۹ھ)،شرح صحیح البخاری لابن بطال،ج۴،ص۲۶۱،مکتبة الرشد-السعودیة،الریاض-

۲۲-ابن عابدین،محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی (المتوفی:۱۲۵۲ھ)،رد المحتار علی الدر المختار،ج۶،ص۵۲۱،دار الفکر-بیروت-

۲۳-ایضا،ج۲،ص۵۲۰-۵۲۹

۲۴-الہدایة علی مذھب الامام احمد،ج۱،ص۲۳۳-

۲۵-الطبرانی،ابو القاسم،سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی (المتوفی:۳۶۰ھ)،المعجم الکبیر،ج۷،ص۱۲،مکتبة ابن تیمیة-القاھرة-

۲۶-النووی،ابو زکریا،محیی الدین یحیی بن شرف النووی (المتوفی:۶۷۶ھ)،المجموع شرح المہذب،ج۱۲،ص۳۲۸،دار الفکر،بیروت-

۲۷-البہوتی،منصور بن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن ادریس البہوتی الحنبلی (المتوفی:۱۰۵۱ھ)،کشاف القناع عن متن الاقناع،ج۳،ص۱۷۴-۱۷۸،دار الکتب العلمیة -

۲۸-البابرتی،محمد بن محمد بن محمود،اکمل الدین ابو عبداللہ ابن الشیخ شمس الدین ابن الشیخ جمال الدین الرومی البابرتی (المتوفی:۷۸۶ھ)،العنایة شرح الہدایة

☆البس وسطا،لا لباس المترفین ولا لباس البائسین ولا تشہر نفسک بلباس،وکن کعامة الناس.☆

ج٤ص٣٢٤-٣٢٧،دار الفكر

٢٩-البعلي ،عبدالرحمن بن عبدالله بن احمد البعلي الخلوتي الحنبلي (المتوفى :١١٩٢ھ)،كشف المخدرات والرياض المزهرات لشرح

اخصر المختصرات،ج١ص٣٨٩،دار البشائر الاسلامية-لبنان / بيروت-

٣٠-رد المحتار على الدر المختار،ج٥ص١٠٨-١٠٩-

٣١-مجموعة من المؤلفين ،مجلة الاحكام العدلية،ج١ص٧١،نور محمد، كارخانه تجارت كتب،آرام باغ كراتشى

٣٢-مغنى المحتاج الى معرفة معانى الفاظ المنهاج ،ج٦ص٦٥٤-٦٥٨-

٣٣-البهوتي ،منصور بن يونس بن صلاح الدين ابن حسن بن ادريس البهوتي الحنبلي (المتوفى:١٠٥١ھ)،دقائق اولى النهى لشرح المنتهى المعروف بشرح منتهى الارادات،ج٢ص٦٢،عالم الكتب -

٣٤-ابن حجر الهيتمي،احمد بن محمد بن على بن حجر الهيتمي (٩٠٩-٩٧٤ھ)،تحفة المحتاج في شرح المنهاج ،ج٦ص٣١٥،المكتبة التجارية الكبرى بمصر لصاحبها مصطفى محمد-

٣٥-مسلم بن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري(المتوفى:٢٦١ھ)،الصحيح لمسلم ج٣ص١١٥٤،دار احياء التراث العربي -بيروت

مسلم حکومتیں

کیسی بلندی......کیسی پستی

جناب رضی الدین سید صاحب کی نئی کتاب

ملنے کا پتہ: جناح تھنکرز فورم، پہلی چورنگی سرسید اردو بازار

ناظم آباد کراچی 021-36601610